

169899 - زکاة کی ادائیگی ماہ رمضان میں کرنے کے لئے تاخیر کرنے کا حکم

سوال

پہلے تو میں اللہ کا شکر ادا کرنے کے بعد آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اتنی جانفشانی کے ساتھ اتنا بڑا کام کر رہے ہیں، میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس عمل کو آپ کی نیکیوں میں شامل فرمائے، اور مسلم یا غیر مسلم جو بھی آپ کی ویب سائٹ کا وزٹ کرے اسے اس ویب سائٹ سے فائدہ ہو۔ میرا سوال یہ ہے کہ: تین سال قبل مجھے ملازمت ملی، الحمد للہ مجھے وہاں سے اچھی تنخواہ ملتی ہے، لیکن جب میں نے یہ حساب لگانے کی کوشش کی کہ میرے پاس زکاة کا نصاب کب مکمل ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ جمادی ثانیہ کا مہینہ تھا، تاہم میں نے غیر ارادی طور پر اپنی زکاة ماہ رمضان میں ادا کی؛ کیونکہ میں یہ سمجھتا تھا کہ میں کسی بھی وقت میں اپنی زکاة ادا کر سکتا ہوں مجھے اس کا اختیار حاصل ہے، میں نے رمضان میں دو سال تک زکاة ادا کی ہے، تو اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سال بھی میں رمضان میں ہی زکاة ادا کروں جیسے کہ میں سابقہ دو سالوں میں ادا کرتا آیا ہوں؟ یا پھر مجھے جمادی ثانیہ میں ہی زکاة ادا کرنی چاہیے اور کیا مجھ پر سابقہ دو سالوں میں تاخیر سے زکاة ادا کرنے پر کوئی حکم لاگو ہوتا ہے؟ مطلب کہ تاخیر والے ہر مہینے کی زکاة کا تخمینہ لگا کر انہیں ادا کروں؟ یہ واضح رہے کہ میں جب رمضان میں زکاة ادا کرتا تھا تو اس وقت میرے قبضے میں جتنا بھی مال ہوتا تھا سب کی زکاة دیتا تھا، یعنی جمادی ثانیہ کے بعد بھی جو آمدنی مجھے ہوئی ہے اس کی بھی زکاة ادا کر دیتا تھا؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب مال نصاب کو پہنچ جائے اور سال گزر چکا ہو تو پھر زکاة کی فوری ادائیگی ضروری ہے، اگر کسی عذر کے بغیر ہی کوئی زکاة کی ادائیگی میں تاخیر کرے تو وہ گناہ گار ہے؛ اور اگر کسی عذر کی بنا پر تاخیر ہوئی مثلاً: فقیر میسر نہیں تھے جنہیں زکاة دی جاتی تو پھر گناہ گار نہیں ہوگا۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جیسے ہی زکاة واجب ہو اور زکاة ادا کرنے کا موقع بھی ہو تو ادائیگی فوری طور پر ضروری ہے، ایسی صورت میں زکاة کی ادائیگی میں تاخیر جائز نہیں، اسی کے امام مالک، احمد، اور جمہور علمائے کرام قائل ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ

کا فرمان ہے: **وَأَتُوا الزَّكَاةَ** اور زکاة ادا کرو۔ اور حکم کی تعمیل فوری ہونی چاہیے۔ "ختم شد
"شرح المہذب" (5/308)

اسی طرح دائمی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ: (9/398) میں ہے:
"اگر زکاة ادا کرنے کا وقت جمادی اولیٰ ہے، تو کیا ہمارے لیے زکاة کی ادائیگی بغیر کسی عذر کے رمضان تک مؤخر کرنا جائز ہے؟

جواب: زکاة کا مالی سال مکمل ہونے کے بعد زکاة کی ادائیگی میں تاخیر جائز نہیں ہے، الا کہ کوئی شرعی عذر موجود ہو، مثلاً: سال مکمل ہونے پر ضرورت مند حضرات نہیں مل رہے، یا ان تک پہنچانا ممکن نہیں ہے، یا ابھی رقم موجود نہیں ہے، یا اسی طرح کا کوئی اور عذر ہو تو جائز ہے۔

صرف رمضان کی وجہ سے زکاة کی ادائیگی میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے، الا کہ معمولی مدت ہو، مثلاً: شعبان کے دوسرے نصف میں سال پورا ہو رہا ہے تو پھر رمضان تک تاخیر میں کوئی حرج نہیں ہے۔ "ختم شد
اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

عبد العزيز بن عبد الله بن باز .. عبد الله بن قعود... عبد الله بن غديان

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے زکاة کی ادائیگی رمضان تک مؤخر کرنے کے بارے میں سوال پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا:

"زکاة بھی دیگر خیر کے کاموں کی طرح ہے کہ فضیلت والے وقت میں اس کی ادائیگی زیادہ فضیلت رکھتی ہے، لیکن جب زکاة واجب ہونے کا وقت ہو جائے اور زکاة کا مالی سال پورا ہو جائے تو انسان پر لازمی ہو جاتا ہے کہ زکاة ادا کر دے، اسے رمضان تک مؤخر نہ کرے، مثلاً: زکاة کا مالی سال رجب میں پورا ہو رہا ہے، تو وہ رمضان تک زکاة کی ادائیگی مؤخر مت کرے، بلکہ رجب میں ہی زکاة ادا کر دے، اسی طرح اگر کسی کی زکاة کا مالی سال محرم میں پورا ہو رہا ہے تو وہ محرم میں زکاة ادا کر دے، رمضان تک مؤخر مت کرے۔ اور اگر سال رمضان میں پورا ہو رہا ہے تو پھر رمضان میں ہی زکاة ادا کرے، اسی طرح اگر مسلمانوں پر فاقہ کشی آ جائے اور سال پورا ہونے سے پہلے زکاة ادا کرنے چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔" ختم شد
"مجموع الفتاویٰ" (18/295)

دوم:

محترم سائل نے اپنے مال کی زکاة رمضان تک غلط فہمی کی وجہ سے مؤخر کی تو لا علمی کی بنا پر انہیں گناہ نہیں ملے گا، پھر انہوں نے رمضان میں زکاة ادا کر دی تو تاخیر کی بنا پر کچھ نہیں ہے، لیکن اس سال وہ اپنی زکاة جمادی ثانیہ میں ہی ادا کریں، رمضان تک اسے مؤخر مت کریں۔



والله اعلم